

شمل۔ وائی اڈے پر علاقائی رابطے کی اسکیم اڑان کے تحت پ۔ لی پرواز کو۔ ری جھنڈی دکھا کر روان۔ کرنے کے بعد وزیراعظم کی تقریر کا متن

Posted On: 27 APR 2017 8:20PM by PIB Delhi

، نئی دلی، 27 اپریل

میرے پیارے۔ م وطنوں ب۔ ت تیزی کے ساتھ بھارت کے متوسط طبق۔ کی زندگی میں ایک نئے ایکسپریشن، نئے خواب، نئے عزم اور کچھ کرنے کی۔ مت ملک محسوس کر رہا ہے۔ ایک ایسا طبق۔ ہے، جن۔ میں اگر موقع ملے، توو۔ ملک کو تصورسے بالاتر، ترقی کی نئی بلندیوں تک پ۔ نچا کر ب۔ ترین نتائج دے سکتے۔ ہیں۔

خاص طور پر ملک کے نوجوان۔ ہیں، اس پ۔ لی نسل کے پاس خطروں سے کھیلنے کی صلاحیت سب سے زیادہ ہے، ی۔ ب۔ ت بڑا طبق۔ ہے۔ اگر ان نوجوانوں کو موقع ملے گا، تو و۔ ملک کی تقدیر بھی بدل دیں گے، ملک کی تصویر بھی بدل دیں گے۔ پوری دنیا اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ بھارت میں۔ وائی سفر کے لئے، ایوی ایشن کیلئے دنیا میں سب سے زیادہ مواقع۔ ہیں۔ ب۔ ت پ۔ لے۔ ماری سوچ ی۔ بنی تھی کہ۔ وائی سفر، ی۔ بادشا۔ ون، م۔ اراجاؤں کیلئے ی۔ ہے اور اس وج۔ سے۔ ماری انٹرلائنس کے ساتھ جو لوگو منسلک کیا گیا تھا، و۔ بھی م۔ اراج۔ کا جڑانہا اور جب اٹل جی کی حکومت تھی، م۔ مارے راجیو پرتاپ روڑی ش۔ ری۔ وایاری کے وزیر تھے، تب میں پارٹی کا کام کرتا تھا اور۔ ماچل میں۔ ی۔ رہتا تھا، تو میں ایک بار ان سے ملا، میں نے کہ۔ ا بھائی کیا ی۔ لوگو تبدیل نہ۔ ہیں کر سکتے کیا؟ پوچھے کیا؟ میں نے کہ۔ ا کہ۔ اس سے لگ رہا ہے کہ۔ وائی ج۔ از اور۔ وائی سفر ی۔ ایک ی۔ طبقے کے لوگوں کے لئے ہے تو ان۔ ون نے کہ۔ ا کہ۔ کیا کریں، میں نے کہ۔ ا کچھ مت کیجئے، کارٹونسٹ لکھنم کا جو کامن میں ہے، اسی لوگو کو لگا لیجئے، اس کی اجازت لے لیجئے اور مجھے خوشی ہے کہ۔ اٹل جی کی حکومت کے وقت اس کامن میں کو بھی لوگو میں شامل کیا گیا۔

اس وقت جبکہ۔ میں کسی سیاسی ع۔ دے پر نہ۔ ہیں تھا میں تنظیم کا کام کرتا تھا لیکن اس وقت میری سمجھ میں آتا تھا کہ ی۔ جو سوچ ہے راج۔ م۔ اراجاؤں کے ساتھ جڑی۔ وئی ہے، اس کو تبدیل کرنا ہے اور میں نے اپنے محکم۔ پر زور دیا ہے کہ۔ ایک تو ملک میں سب سے بڑی کمی ی۔ ہے کہ۔ مارے پاس۔ وایاری کیلئے کوئی پالیسی نہ۔ ہیں ہے۔ اتنا بڑا ملک ہے، اتنے سارے مواقع۔ ہیں، دنیا کا ماننا ہے ایک ایسی ایوی ایشن پالیسی بنائیں، جو کسوٹی پر کھری اترے۔ سارے اسٹیٹ۔ ولڈر کو بھروسے میں لیں اور پالیسی کی بنیاد پر اس کی وسعت کیلئے ایک خاک۔ تیار کریں۔ مجھے خوشی ہے کہ۔ آزادی کے بعد پ۔ لی بار ملک میں۔ وایاری سے متعلق پالیسی بنانے کا خوش آئند موقع۔ ماری حکومت کو ملا۔ اب اس وقت میں نے پ۔ لی میٹنگ میں ا۔ تھا کہ۔ وایاری کو میں کس شکل میں دیکھتا۔ ون۔ مارے ملک میں غریب شخص کی ایک شناخت ہے کہ۔ و۔ وائی چپل پ۔ نت ہے۔ ہیں اور میں نے اس میٹنگ میں کہ۔ ا تھا کہ۔ میں چا۔ تا۔ ون کہ۔ وائی ج۔ از میں۔ وائی چپل والے لوگ نظر آئیں اور آج ی۔ ممکن۔ و۔ رہا ہے۔ آج شمل۔ اور دلی کو۔ وائی سفر سے نانڈیڑ اور حیدرآباد کو، مارے نڈا جی و۔ ان۔ ہیں، و۔ ماچل کے۔ ہیں، شمل۔ سے جڑنے کی خوشی بطور خاص ان کو ہے اور میں دلی سے آیا۔ ون تو مجھے اور زیادہ لطف مل رہا ہے۔

آج۔ م ٹیکسی میں جائیں، سڑک کے ذریعے ایک کلو میٹر کا کرای۔ آٹھ سے دس روپی۔ وتا ہے۔ دلی۔ شمل۔ کی۔ وائی سفر زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے میں اگر روڈ پر میں سفر کر کے آتا۔ ون، تو کم از کم نو گھنٹے، اگر روڈ راستے سے آیا میں تو کلومیٹر کا حساب لگاؤں اور دس روپی۔ حساب لگاؤں میں، اور پ۔ اڑ پر دس سے نو زیادہ۔ و جاتا ہے۔ ی۔ سفر ایسا ہے جو وقت بھی بجائے گا اور اس کا خرچ ٹیکسی میں اگر کلومیٹر کا دس روپی۔ لگتا ہے تو نئی پالیسی کے تحت۔ وائی سفر کا کلومیٹر کا خرچ۔ صرف چھ یا سات روپی۔ لگے گا۔ نانڈیڑ سے آج حیدرآباد شروع۔ و رہا ہے لیکن نانڈیڑ سے ممبئی سب سے پ۔ لے۔ اس کے بعد شروع۔ ونے والا منصوبہ ہے اور میں۔ وایاری کی کمپنیوں کو ایک سیکھ دینا چا۔ تا۔ ون اور ی۔ جو میں ان۔ میں مشور۔ دے رہا۔ ون اس کے لئے میری طرف سے کوئی روائلٹی چارج نہ۔ ہیں و۔ گا، میں مفت میں ان کو صلاح دے رہا۔ ون اگر۔ وایاری کی کمپنیاں تجارتی نقط۔ نظر سے سوچتی۔ ہیں، تو سوچے کہ۔ نانڈیڑ صاحب، امرتسر صاحب اور پٹن۔ صاحب اگر۔ وائی سرکلر روٹ بنائیں گے، تو دنیا بھر کے سکھ مسافر اس۔ وائی سفر کا سب سے زیادہ فائدہ اٹھائیں گے۔

ب۔ ت کم لوگوں کو معلوم۔ وگا کہ۔ جب دوسری عالمی جنگ۔ وئی، تو زیادہ تر مشرقی حصے میں ب۔ ت ساری۔ وائی پٹیاں بنیں، سرحدی علاقوں میں بھی ب۔ ت ساری۔ وائی پٹیاں بنیں، لیکن کبھی اس کا استعمال نہ۔ ہیں و۔ ا۔ کچھ تو ایسی۔ وائی پٹیاں۔ ون کی ج۔ ان سے لوگ اشیاء اکھاڑ کر کے لے گئے۔ ون گئے۔ ملک آزاد۔ ونے کے بعد آج ستر سال آزادی کے پورے و گئے لیکن صرف ستر پچتھر ی۔ ایئرپورٹ ایسے۔ ہیں جو تجارتی مقصد کے لئے کام آ رہے۔ ہیں۔ ستر سال میں ستر پچتھر ایئرپورٹ اس نئی پالیسی کی طرف سے ایک سال کے اندر اندر اس سے زیادہ۔ نئے ایئرپورٹ تجارتی سرگرمیوں کے لئے جوڑ دیئے جائیں گے۔ بھارت کے ٹائر ٹو سٹیز ترقی کے انجن بن رہے۔ ہیں۔ ترقی کے اندر توانائی کو پھرنے کی طاقت ٹائر ٹو، ٹائر تھری سٹیز میں آ رہے۔ ہیں اگر و۔ ان پر فضائی رابطہ۔ مل جاتا ہے، تو سرمای۔ کار مینجمنٹ ما۔ رین، تعلیم کے لئے معیاری افرادی قوت ان سب کو اگر س۔ ولت رابطے کا فائدہ ملتا ہے، تو اس جگہ پر بھی ترقی کے امکانات بڑھ جاتے۔ ہیں۔ دنیا میں سب سے تیز رفتار سے ترقی و۔ رہا ہے سیاحت کا لیکن سیاحت میں منزل پر پ۔ نچنے کے بعد مسافر تکلیف جھیلنے کو تیار وتا ہے، اس کو پسند بھی آتا ہے، محنت کرنا پسند کرتا ہے، پ۔ اڑ چڑھنا پسند کرتا ہے، پسین۔ بدانا پسند کرتا ہے لیکن پ۔ نچنے تک و۔ سب سے زیادہ اچھی س۔ ولت کھینچنے اسے اگر فضائی رابطہ ملتا ہے، اگر اسے انٹرنیٹ کی س۔ ولت ملتی ہے، اس کو اگر وائی فائی س۔ ولت ملتی ہے تو و۔ اس جگہ کو پ۔ لے پسند کرتا ہے۔

و۔ ان جانے کے بعد و۔ تکلیف جھیلنے کو تیار ہے، خطرات کو برداشت کرنے کو تیار ہے لیکن جانے اور آنے کی س۔ ولت و۔ پ۔ لے پسند کرتا ہے۔ شمل۔ میں اب ی۔ نظام پھر سے شروع و۔ رہا ہے، ب۔ ت سالوں تک ی۔ اتکا پڑا رہا، مجھے یقین ہے کہ۔ ماچل کے سیاحت کو اس سے ب۔ ت بڑی طاقت ملے گی، 2500 روپی۔ سب سے زیادہ ہے، ایسے ٹکٹ کا کرایہ 2500 اور 2500 سے کم کرنا ہے۔

شمال مشرق بھارت کا ایک ایسا حصہ ہے، جو دیکھتے۔ ی بنتا ہے ایک بار جو گیا اس کو بار بار جانے کا من کر جائے ایسا۔ مارا شمال۔ مشرق ہے۔ قدرت کا و۔ ان ایسا ماحول ملتا ہے جو شاید کسی اور جگہ۔ ملتا و، لیکن رابطہ کی غیر موجودگی سے۔ ندوستان کا عام ش۔ ری و۔ ان شامل نہ۔ ہیں و پاتا ہے، ی۔ ملک کے اتحاد کے لئے بھی ب۔ ت بڑا جشن۔ ونے والا ہے۔ اس سے صرف سفر کی س۔ ولیات نہ۔ ہیں، دوت۔ ذیب، دو کلچر، دوروایتیں بڑی نرمی سے جڑ جاتی۔ ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ۔ ملک میں۔ وائی سفر کے نقطہ۔ نظر سے عام ش۔ ری کو اور اس کا جو پرواز (اڑان) نام ہے و۔ اڑے ملک کا عام ناگرک اس سے اڑان لفظ بنا ہے اور جیسا میں نے کہ۔ ا کہ۔ وائی سفر میں۔ وائی چپل والا نظر آتا چا۔ ئے، اور سب اڑے ... سب اپنائیں۔

ملک کے ایک کونے سے دوسرے کونے کو شامل کو ایک بڑا ابھیان اس سے شروع و۔ رہا ہے۔ میرے لئے خوشی کی بات ہے کہ ی۔ ان ایک دوسرے پروگرام کا بھی آغاز و۔ رہا ہے اس کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے۔ انسانی وسائل کافروغ جتنے شعبے پر مرکوز وتا ہے، فوکس وتا ہے، اتنی ی۔ مارے ملک کی صلاحیت بڑھتی ہے۔

ندوستان کے پاس پن بجلی کے بے حد امکانات۔ ہیں۔ اندازہ ہے کہ۔ قریب قریب ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ میگا واٹ بجلی۔ م۔ انیڈرو سے کر سکتے۔ ہیں۔ اس کے لئے انسانی وسائل چا۔ ئے، افرادی قوت چا۔ ئے اور اس کے لئے وقف شدہ ادارے چا۔ ئے۔ ماچل پردیش اور مکمل۔ مالین پلیٹ جموں و کشمیر سے لے کر مکمل و۔ ان پر پن بجلی پروجیکٹ کے کافی امکان۔ ہیں۔ اگر ی۔ ان کے نوجوانوں کو۔ انیڈرو سے متعلق انجینئرنگ کی تعلیم ملتی ہے۔ خصوصی موضوع اس کے لئے تیار وتے۔ ہیں، تو میں سمجھتا۔ ون ی۔ ب۔ ت بڑی خدمت۔ وگی اور اس لئے مکینکل انجینئرنگ باقی سارے موضوع بھی وں گے، لیکن خصوصی توجہ پن بجلی سے متعلق وگا۔ اس تعلیم کا ایک ب۔ ت بڑا کام بلاسیور میں وونے والا ہے، اس کے سنگ بنیاد کا آج موقع مجھے ملا ہے۔ میں۔ ماچل کے لوگوں کو اور ملک کی نوجوان نسل کو ی۔ نڈران۔ دیتے وئے بڑا فخر محسوس کر رہا۔ ون اور ایک طرح سے آج ملک۔ ماچل کی زمین سے وائی طاقت کا بھی تجربہ کر رہا ہے اور پن بجلی طاقت کا بھی تجربہ کر رہا ہے۔

فضائی طاقت اور پانی کی طاقت آج کی ترقی کے اندر ب۔ ت بڑی طاقت بنتا چویم/وئے۔ ندوستان کا خواب دیکھ رہے ہ، جس میں جن دھن کی قوت ہے، وں دھن کی قوت ہے، پانی دھن کی بھی اتنی ی۔ قوت ہے، اس قوت کو لے کر۔ میں آگے بڑھنا ہے۔ میں پھر ایک بار حکومت۔ ند کے اس محکمہ کو، وایاری کے محکمہ کو، ان کے تمام افسران کو ان تمام وزیر اور ان کی قیادت کو تے دل سے مبارکباد دیتا۔ ون کہ۔ ب۔ ت ی۔ م منصوبے کا آغاز و۔ رہا ہے، جو ب۔ ت ی۔ کم وقت میں۔ ندوستان کے لئے ترقی مراکز کو۔ وائی اڑان کی طاقت اس سے ملنے والی ہے۔ میری طرف سے ب۔ ت ب۔ ت مبارک۔

شکری۔

م ن م ع ک ا

U- 2046

